حضرت عیسیٰ علیہ السّلام، بنی اسرائیل کے نبی

از شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خان صفدر مدظلہ

عیسائیوں کو اپنی انجیل مقدّس کے رُو سے اور حضرت یسوع مسیح علیہ السلام کے اس حکم اور بیان کے لحاظ سے جو انہوں نے اپنی زندگی میں مصلوب ہونے سے پہلے دیا تھا، کسی طرح یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ غیر اسرائیلیوں کو تبلیغ کریں کیونکہ انجیل ہی میں ہے کہ جب ایک غیر اسرائیلی (کنعانی) عورت حضرت یسوع مسیح سے روحانی استفادہ کرنے کی پُر زور درخواست لے کر آئی تو حضرت مسیحؑ خاموش ہو کر رہ گئے۔ حواریوں اور شاگردوں کے کافی اصرار سے جب جواب کے لیے آمادہ ہوئے تو جواب میں کہا کہ:

"میں اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے لیے نہیں بھیجا گیا۔ مگر اس نے آکر اسے سجدہ کیا اور کہا اے خداوند میری مدد کر۔ اس نے جواب میں کہا لڑکوں کی روٹی لے کر کتوں کو ڈال دینا اچھا نہیں"۔ (متی ۱۵/ ۲۴ تا ۲۶)

غور فرمائیے کہ حضرت مسیحؑ جب اپنے وقت اور زمانہ اور اپنے ملک و علاقہ کی صنف نازک کے افادہ کے لیے بطیب خاطر راضی نہ ہوئے جو زیادہ قابلِ رحم تھی اور یہ کہہ کر اسے ٹال دیا کہ وہ غیر اسرائیلی ہے جس کی طرف میں مبعوث نہیں ہوا، تو ہزاروں سال بعد دُور دراز علاقوں اور مختلف ممالک کے غیر اسرائیلیوں کے لیے ان کی تبلیغ اور تعلیم کیسے اور کیوں؟ اور وہ کیونکر حجت ہو سکتی ہے؟ اور واضح خیال میں انہوں نے فرما دیا کہ لڑکوں کی روٹی لے کر کتوں کو ڈالنا اچھا نہیں۔ جب اسرائیلی لڑکے اور غیر اسرائیلی کتے ہوئے تو اسرائیلیوں اور بالفاظِ دیگر لڑکوں اور لونڈوں کی روٹی اور تعلیم و تبلیغ غیر اسرائیلیوں اور کتوں پر کیوں صَرف کی جائے؟ اور کیوں صرف کی جاتی ہے؟ اور کیا اس میں لڑکوں کی حق تلفی نہ ہو گی؟ اور اگر بخیال پادری صاحبان حضرت یسوع مسیحؑ کی نبوت سب کے لیے تسلیم کی

اور ان تمام اقوام عالم کو ان کی تبلیغ کا مکلف اور پابند قرار دیا جائے۔ اس انجیلی مثال کی رو سے کیا یہ مطلب نہ ہوگا کہ حضرت یسوع مسیح کتوں کی طرف بھی مبعوث ہوئے تھے؟ (العیاذ باللہ) کیا مسیحی پادری صاحبان حضرت یسوع مسیح کو کتوں کا نبی بھی تسلیم کرتے ہیں؟ یہ یاد رہے کہ جس طرح حضرت یسوع مسیح نے واشگاف الفاظ میں یہ اعلان کیا ہے کہ میں اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا اسی طرح حضرت یسوعؑ نے اپنے بارہ حواریوں رسولوں اور شاگردوں کو بھی اس پر سختی سے پابند اور کاربند رہنے کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ انجیل متیؑ میں ہے: "ان بارہؑ کو یسوعؑ نے بھیجا اور ان کو حکم دے کر کہا کہ غیر قوموں کی طرف نہ جانا اور سامریوں کے کسی شہر میں داخل نہ ہونا بلکہ اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس جانا" (۱۰: ۵تا۷)

نہایت حیرت اور صد افسوس کی بات ہے کہ اسرائیل کی یہ کھوئی ہوئی بھولی بھالی بھیڑیں دنیا کے سردار اور اس کے ماننے والوں کی سرسبز و شاداب اور لہلہاتی ہوئی کھیتی چر گئیں اور دن رات اسی فکر میں ہیں کہ کس طرح باقی چراگاہوں کو بھی چر لیا جائے اور ان کھوئی ہوئی بھیڑوں نے غیر قوموں کے شہروں قصبوں اور دیہاتوں میں داخل ہو کر بھیڑیوں کی طرح ان کے ایمان و اخلاق کے نازک جسموں کو مجروح کر دیا ہے ہم انجیل کے اس حکم کو بالکل صحیح تسلیم کرتے ہیں کیونکہ یہ خداوند کریم کی آخری اور ہر قسم کی تحریف و تبدیلی سے مبرا کتاب قرآن کریم کے عین مطابق ہے کیونکہ حضرت عیسیٰؑ نے صاف لفظوں میں فرمایا تھا کہ "وَرَسُوْلاً اِلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ" میں تو صرف بنی اسرائیل کی طرف رسول ہو کر آیا ہوں۔" اس لیے عیسائیوں اور مسلمانوں دونوں کو اپنی مذہبی اور مقدس کتابوں کی تعلیم کی رو سے یہی سمجھنا اور اس پر یقین رکھنا چاہیئے کہ حضرت یسوع مسیح صرف اور صرف بنی اسرائیل کے رسول تھے اور صرف انہی کی طرف وہ مبعوث ہوئے تھے اور اس کے سوا اور کسی قوم اور کسی خاندان اور کسی گروہ کی طرف وہ مبعوث نہ تھے۔

بقیہ: وفیات

ہمارے محترم دوست مولانا سید مالک شاہ کے والد محترم گذشتہ دنوں انتقال فرما گئے۔

* مولانا محمد انور قاسمی آف سیالکوٹ کے جواں سال بھائی جناب منشر قاسمی کا گذشتہ روز اچانک انتقال ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

ادارہ الشریعۃ دعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کو جوار رحمت میں جگہ دیں اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین یارب العالمین۔